حضرت عمر کے سرکاری خطوط

از

جناب ڈاکٹر خورشید احمد صاحب فارق

(استاذ ادبیات عربی - دہلی یونیورسٹی)

(۴)

۳۶- ابوعبیدہ بن جرّاح کے نام

[ساحل شام کے اہم ترین شہر قیساریہ کی فتح عرب مورخوں نے ان تاریخوں میں بتائی ہے: سنہ ۱۶ھ (بقول سیف بن عمر، طبری ۴/۱۵۶) سنہ ۱۸ھ، سنہ ۱۹ھ اور سنہ ۲۰ھ (فتوح البلدان، بلاذری مصر، ص ۱۴۷، ۱۴۹)، فتوح الشام واقدی، مصر، ۲/۲۰ نے فتح کا مہینہ رجب اور سال ۱۹ دیا ہے بلاذری کی رائے بھی سنہ ۱۹ھ کے حق میں ہے۔ ذیل کا خط بقول واقدی ابوعبیدہ کو لکھا گیا، ابوعبیدہ جیسا کہ ہم پڑھ چکے ہیں اور جیسا کہ مشہور ہے سنہ ۱۸ھ کے طاعون میں وفات پا چکے تھے، لیکن فتوح الشام واقدی کی رو سے وہ سنہ ۱۹ھ اور اس کے بعد کئی سال تک زندہ رہتے ہیں، واقدی کے مطابق عمرو بن عاص نے مصر پر ابوعبیدہ کے زیر حکم لشکر کشی کی تھی۔ بقول واقدی ذیل کے خط کا سیاق وسباق یہ ہے کہ ابوعبیدہ نے سنہ ۱۹ھ میں فتح قیساریہ کی خوشخبری جس شخص کی معرفت بھیجی، وہ نہایت پرتکلف کپڑوں میں ملبوس تھا جو رومی مفتوحین کے مال غنیمت سے مسلمانوں کے ہاتھ آئے تھے، حضرت عمر کو یہ لباس دیکھ کر افسوس ہوا، ان کے پاس یہ خبر بھی پہنچی کہ شام کے عرب زندگی کے تنعمات میں پڑتے جا رہے ہیں۔]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، عبداللہ عمر بن خطاب کی طرف سے ابوعبیدہ عامر بن جرّاح کے نام،

میں اس خدا کا سپاس گذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمد پر درود بھیجتا ہوں" مجھے اس خبر سے مسرت ہوئی کہ خدا نے مسلمانوں کو فتح عظیم عنایت کی اور قیصر کے وہ خزانے عطا کئے جن کا رسول اللہ نے وعدہ کیا تھا، عنقریب کسریٰ کے خزانے بھی مسلمانوں کے قبضہ میں آجائیں گے، خدا کا ان عنایات کے لئے بہت بہت ممنون ہوں۔

(۲) مجھے معلوم ہوا ہے کہ بدو عرب (غالباً ان سے مراد وہ عرب ہیں جو فتوحات کے بعد بعض رومی علاقوں میں آباد ہو گئے تھے) لذائذِ دنیوی کے شیفتہ ہو گئے ہیں، دنیا نے ان کے سامنے گرفتاری کا جال بچھا دیا ہے اور انھوں نے دنیوی فریب کا دامن تھام لیا ہے، جنّت کے لطف اور لذت کی طرف سے نظر ہٹالی ہے۔ ساٹن اور ریشم کے کپڑوں میں اترا کر چلتے ہیں، گیہوں کی روٹی اور حلوہ کے عادی ہو گئے ہیں، تن و زبان کی لذتوں نے آخرت کی طرف سے ان کو غافل کر دیا ہے، ابن جراح! مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ نماز کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں، اور مفروضہ نمازوں کو چھوڑتے جا رہے ہیں، ان عربوں کی سرکوبی کے لئے فوراً رسالے بھیجو، ان کی بے راہ روی پر چشم پوشی سے نہیں بلکہ سختی سے کام لو ورنہ خود تم کو ان کے ہاتھوں نقصان پہنچے گا۔ ان میں سے اگر کوئی اس فرض کی انجام دہی میں کوتاہی کرے جو اسلام کی طرف سے اس پر عائد ہوتا ہے تو اس کو حدِ شرعی لگاؤ۔

(۳) تم کو یاد رہے کہ تم حاکم ہو اور ہر حاکم خدا کے سامنے رعیت کی بے راہ روی کے لئے جواب دہ ہے۔ خدا نے کہا ہے: اِنْ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ، وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، رسول اللہ نے تمہارے بارے میں فرمایا ہے: "ابو عبیدہ اس قوم کے امین ہیں"۔ پس امانت کا پورا پورا حق ادا کرو۔ اور جو نماز نہ پڑھے اس کو سزا دو۔

(۴) رسول اللہ اور ہم باتیں کرتے ہوتے کہ نماز کا وقت آجاتا، تب وہ اور ہم نماز میں ایسے مشغول ہو جاتے گویا نہ وہ ہم کو جانتے ہوں نہ ہم ان کو۔

(۶) رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسجدوں کو اپنا گھر قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ جو لوگ مسجدوں میں عبادت کرتے ہیں وہ میرے مہمان ہیں اور بڑا خوش نصیب ہے وہ شخص جو گھر پر پاک

وصاف ہو کر مجھ سے ملنے آئے، ایسے شخص کی عزت میزبان پر لازم ہے۔

(۷) رسول اللہ نے فرمایا ہے: سارے فرائض خدا نے میرے لئے صرف دنیا تک فرض کئے ہیں مگر نماز ایسا فرض ہے جس کو آسمان پر ادا کرنے کی بھی تاکید ہے۔

(۸) میرا خط پاکر عمرو بن عاص کو حکم دینا کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ مصر پر فوج کشی کریں، عامر بن ربیعہ اور دوسرے مشایخ صحابہ کو پیش پیش رکھیں اور اُن کے مشورہ کے مطابق عمل کریں۔

(۹) اس کے علاوہ کچھ فوج جو آسانی سے الگ کر سکو ربیعہ اور محمدؐ بن صالح کے علاقہ کی طرف بھیجو، خدا سے دعا ہے کہ تمہاری مدد فرمائے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،[1]

۳۷۔ ابو عبیدہ بن جرّاح کے نام

[فتوح الشام واقدی میں لکھا ہے کہ حضرت عمر نے ذیل کا خط شام اور مصر کی فتح کے بعد لکھا۔ مصر (فسطاط) کی فتح اکثر عرب مورخوں کی رائے میں ۲۰ھ یا اس کے بعد واقع ہوئی اور جیسا کہ جمہور کا خیال ہے ابو عبیدہ ۱۸ھ کے طاعون عمواس میں مر چکے تھے، اس لئے اس رائے کو نظر میں رکھتے ہوئے فتح مصر یا اس کے بعد ابو عبیدہ کا زندہ ہونا صراحتًہ محال ہے۔ لیکن ایک مورخ سیف بن عمر نے مصر کی فتح ۱۶ھ میں بتائی ہے۔[2] اس کی رو سے بلاشبہ مصر کی فتح ابو عبیدہ کی زندگی میں واقع ہوئی ہوگی۔]

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عبد اللہ عمر امیر المؤمنین کی طرف سے عامر بن جرّاح کو سلام علیک، میں اس معبود کا سپاس گذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں۔

(۲) تم نے کفار کو قتل کرنے میں بڑی تن دہی سے کام لیا اور خدائے جبّار کو خوش رکھنے کی پوری کوشش کی اور ایسے ایسے عمدہ کام کئے جن کا انعام روز جزا میں تم کو ملے گا۔ فرائض کی انجام

(۱ فتوح الشام واقدی، مصر، ۲/۲۱) (۲ طبری مصر، ۴/۲۱۶)

دہی میں ہم نے کبھی تم کو تساہل کرتے نہیں دیکھا، تم اپنے بنی کے جادہ پر بوجہ احسن گام زن رہے اور اسلام کی سربلندی کے لئے جیسا چاہئے جدو جہد کی، خدا تمہاری اور ہماری کوششوں کو قبول فرمائے اور ہماری اور تمہاری لغزشوں کو معاف کرے۔

(۳) میرا یہ خط پا کر عیاض بن غنم کی سرکردگی میں ایک فوج ربیعہ اور بکر کے علاقہ (میسوپوٹامیہ) کو روانہ کرو، مجھے خدائے بزرگ و برتر سے امید ہے کہ وہ یہ علاقے عیاض بن غنم کے ہاتھوں فتح کرائے گا۔

(۴) میں عیاض کو تاکید کرتا ہوں کہ خدا سے ڈریں اور اس کی خوشنودی کے لئے ہر ممکن کوشش اور قربانی سے دریغ نہ کریں، جہاد کے معاملہ میں قطعاً کوتاہی نہ کریں، اور سچے مجاہدوں کے نقشِ قدم پر چلتے رہیں اور خدا کے اس حکم کو جو اُس نے سید المرسلین پر نازل فرمایا سر آنکھوں پر رکھیں:
یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَالسلام علیک وعلی جمیع المسلمین وبرکاتہ۔[1]

۳۸- عیاض بن غنم کے نام

[عیاض شامی افواج کے ایک بڑے کمانڈر اور ابو عبیدہ کے خاص مشیروں میں تھے۔ بے نفسی اور ایثار ان کی نمایاں خصوصیت تھی۔ ذیل کا خط جزیرہ (دیارِ بکر و ربیعہ یا میسوپوٹامیہ) پر فوج کشی کے بارے میں ہے اس کی فتح بقول واقدی ۱۸ھ میں، بقول ابن اسحاق ۱۹ھ میں اور بقول سیف بن عمر ۱۶ھ میں ہوئی۔[2]]

عبداللہ عمر امیر المؤمنین کی طرف سے عیاض بن غنم کو سلام علیک۔ ہم نے ہمیشہ تم کو مسلمانوں کے مصالح اور بہبودی کے لئے سرگرمِ عمل پایا ہے اور تم ہمیشہ مسلمانوں کو عملِ صالح کی ترغیب دیتے رہے ہو، تمہارے اسلاف کا بھی یہی ستودہ طریقہ تھا، تم کو دنیا اور عقبیٰ میں انعامِ ایزدی کی بشارت دیتا ہوں۔ تمہارا ظاہر و باطن جب ایسا ہے تو مجھے قوی امید ہے کہ دین و دنیا میں ہمیشہ کامران رہو گے اور تمہارا ذکرِ خیر باقی رہے گا۔

---

[1] (فتوح الشام واقدی، مصر، ۲/ ۵۷) [2] (طبری، مصر، ۴/ ۲۲۵)

(۲) مجھے خبر ملی ہے کہ رومی سواروں نے جزیرہ میں بڑی فوجیں جمع کی ہیں، جن کی اطلاع تم کو بھی ہوئی ہوگی۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کے مقابلے میں ایک فوج بھیجی جائے جو ان کو نکال باہر کرے، اس فوج کا سالار بہادر، دانا، اور خدا ترس آدمی ہونا چاہیئے، اس معاملہ پر میں نے خود غور کیا اور ساتھی صحابہ سے مشورہ کیا، ہم سب کی متفقہ رائے ہے کہ اس مہم کو تمہارے سپرد کیا جائے۔

(۳) اس خط کو پڑھ کر یزید بن ابی سفیان (کمانڈر ان چیف افواج شام) سے اس قدر فوج جو تمہارے مقصد کے لئے کافی ہو لے لو، اور جزیرہ کی طرف روانہ ہو جاؤ۔

(۴) اپنا شعار "خوف خدا" کو بناؤ اور اس مالک سے ڈرتے رہو جو تمہارے ظاہر و باطن کا حال ایک سا جانتا ہے۔

(۵) تمہارے سامنے جو مسائل اور قضیئے آئیں ان کو قرآن کی رو سے طے کرو اور اگر قرآن میں ان کا حل نہ ملے تو سنت رسول اللہ اور ابو بکر کی طرف رجوع کرو۔

(۶) دشمن کی کثرت اور اپنی قلت سے دل تنگ نہ ہو اسلامی فوج بہت سے معرکوں میں دشمن سے کم رہی ہے مگر فتح اسی کو نصیب ہوئی۔

(۷) تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ نے جنگ خندق کے موقع پر ہم سے کہا تھا کہ وہ دن دور نہیں جب کسریٰ اور قیصر کے ملک تمہارے قبضہ میں ہوں گے اور ان کی دولت سے تم بہرہ ور ہو گے، تم نے دیکھ لیا عیاض کہ خدا نے رسول اللہ کی پیش گوئی سچ کر دکھائی اور ہم کو کسریٰ اور قیصر کے ملکوں پر تصرف عطا کیا، کفار مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر و مغلوب ہوئے، سب نے ہماری بالادستی تسلیم کی اور جزیہ دینا منظور کیا، قیصر روم ہرقل شام سے ڈر کر قسطنطنیہ بھاگ بھاگ گیا ہے۔ یہ سب خدا کی عنایت اور کرم کا نتیجہ ہے۔ اور ہم پر اس کا شکر بجالانا واجب ہے۔

(۸) میں نے یزید بن ابی سفیان کو خط لکھا ہے کہ تم کو جزیرہ کی سرزمین میں رومی افواج سے نمٹنے کے لئے جس قدر فوج کی ضرورت ہے تمہارے ساتھ بھیج دیں[1]

---

[1] (فتوح اعثم کوفی ص۲۴۵)

۳۹- عیاض بن غنم کے نام

[سنہ میں جزیرہ پہنچ کر عیاض نے سب سے پہلے رقّہ کا قلعہ بند اور اہم شہر بذریعہ صلح فتح کیا، اس کے بعد ایک دوسرے اہم شہر رُہا پر چڑھائی کی اور اس کو بھی بذریعہ صلح قبضہ کیا۔ اگلی مہم ابھی شروع نہیں ہوئی تھی کہ شام سے دو ہزار سواروں کی کمک آگئی، اس کے لیڈر بُسر بن ابی ارطاة تھے، انھوں نے عیاض سے اپنے فوجیوں کے لئے اس مال غنیمت سے حصہ طلب کیا جو رقّہ اور رُہا کی چڑھائی کے دوران میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا تھا، عیاض نے کہا کہ دونوں شہر تمہارے آنے سے پہلے فتح ہو چکے ہیں اور مال غنیمت بھی تقسیم ہو چکا، تم نے ان کی فتح کے لئے کوئی قربانی نہیں کی اس لئے مال غنیمت میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے، بُسر کو یہ بات پسند نہ آئی، اور انھوں نے برہم ہو کر عیاض سے گفتگو کی، عیاض نے کہا کہ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں ہے، تم شام واپس جا سکتے ہو اور چاہو تو یہیں ٹھہرے رہو۔ بُسر غصہ ہو کر شام چلے گئے اور یزید بن ابی سفیان سے جا کر شکایت کی، یزید نے شکایتی خط حضرت عمر کو لکھا اور انھوں نے ذیل کا خط تحقیق حال کے لئے عیاض کو رقم فرمایا۔]

" واضح ہو کہ یزید بن ابی سفیان نے بُسر بن ابی ارطاة کی سرکردگی میں ایک فوج شام سے تمہاری مدد کے لئے بھیجی، وہ فوج تم نے لوٹا دی۔

(۲) اس فوج کے بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ تمہارے کام آئے، تمہاری عسکری قوت میں اضافہ ہو اور تمہارے دشمن یہ جان کر کہ تمہارے پاس برابر کمک آرہی ہے دل شکستہ ہوں اور ہراساں ہو کر جلد تمہارے مطیع و منقاد ہو جائیں۔

(۳) میری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کمک تم نے کیوں لوٹا دی، اس خط کو پڑھ کر حقیقت حال سے مطلع کرو۔ والسلام۔"[1]

---

[1] (فتوح اعثم کوفی ص۵۶)

۴۰- عیاض بن غنم کے نام

[مرکز کے نوشتہ بالا خط کے جواب میں عیاض نے لکھا : رقہ اور رہا دونوں بسر کے پہنچنے سے پہلے مسلمانوں کے قبضہ میں آ چکے تھے اور جو سامان ملا تھا وہ بھی تقسیم ہو چکا تھا، بسر نے جب حصّہ مانگا تو میں نے کہا کہ یہ دونوں مقام تمہاری آمد سے پہلے اور تمہاری مدد کے بغیر فتح ہوئے ہیں، اس لئے مال غنیمت میں تمہارا حق نہیں ہے، تمہاری مدد سے جو مال غنیمت ملے گا اس میں تم کو شریک کیا جائے گا، بسر ناراض ہو گئے، میں ڈرا کہیں مخالفت پر آمادہ نہ ہو جائیں یا فوج میں پھوٹ پڑ جائے جس سے دشمن کا حوصلہ بڑھے اور مہموں کی جلد تکمیل میں دیر ہو، میں ان کی مدد سے بھی بے نیاز تھا، اس لئے میں نے ان سے معذرت چاہی اور گذارش کی کہ شام سے واپس چلے جائیں۔ حضرت عمر کو عیاض کی یہ "صفائی" بہت پسند آئی اور انھوں نے ان کے تدبر کو خوب سراہا اور ذیل کا خط لکھا۔]

"تمہارا خط ملا، ان اسباب کا علم ہوا جن کی بنا پر تم نے بسر بن ابی ارطاۃ اور ان کی فوج کو شام لوٹا دیا، اطمینان ہوا کہ جو قدم تم نے اٹھایا وہ صحیح تھا اور جو روش تم نے اختیار کی معاملہ فہمی پر مبنی تھی، خدائے بزرگ اسلام و مسلمانوں کی طرف سے تم کو جزائے خیر دے۔

(۲) مسلمانانِ مدینہ کی خدا سے دعا ہے کہ جب تک "عمر" زندہ ہے تم کو سرکاری منصب پر بحال رکھے، اور جب اس کو موت آئے اور تم ہنوز زندہ ہو، تو وہ اپنے جانشین خلیفہ کو وصیت کرے کہ سرکاری منصب پر تم کو برقرار رکھے اور جب تک تم زندہ رہو تم کو معزول نہ کرے۔

(۳) ہر طرح خوش دل رہو، اور فوجی مہموں کی سربراہ کاری میں جیسا کہ تاکید ہے ہر ممکن کوشش سے کام لو، والسلام۔"

۴۱- عیاض بن غنم کے نام

[فتح جزیرہ کے بعد

"عبداللہ عمر امیر المؤمنین کی طرف سے عیاض بن غنم کو سلام علیک - اس خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے جزیرہ کا صوبہ مسلمانوں کے ہاتھوں فتح کرایا اور ان کی بدحالی کو خوش حالی سے بدلا، اب مجھے ان کی تنگ دستی یا افلاس کا ڈر نہیں ہے، بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ کہیں مغرور ہو کر وہ تباہ نہ ہو جائیں -

(۲) تم نے جزیرہ کی مہم کو جس بلیغ کوشش اور خوش سیرتی سے پایۂ تکمیل کو پہنچایا اس پر خدا تم کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے گا۔

(۳) اس خط کے مضمون سے واقف ہو کر فوج کے ایک لائق افسر کو جس کے قول اور فعل پر تم کو اعتماد ہو جزیرہ میں اپنا جانشین مقرر کر دو اور خود شام واپس چلے جاؤ۔ (شام کے گورنر) یزید بن ابی سفیان کی طبیعت ناساز ہے اور تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے اگر ان کا انتقال ہو گیا تو وہ ملک ضائع ہو جائے گا اور مسلمانوں کا شیرازہ بکھر جائے گا، اس لئے جتنی جلد ممکن ہو سکے جزیرہ سے چل دو۔"[1]

۴۲ - معاویہ بن ابی سفیان کے نام

[عیاض جزیرہ کے محاذ سے لوٹ کر ابھی اپنے ہیڈ کوارٹر حمص (شام) پہنچے تھے کہ بیمار ہو کر راہی ملک بقا ہوئے۔ یزید بن ابی سفیان پہلے سے دمشق (ہیڈ کوارٹر) میں علیل تھے چند روز بعد وہ بھی چل بسے، فتوح البلدان بلاذری، مصر، میں ان کی موت ۱۸ھ کے اواخر میں بتائی گئی ہے۔ ان کے بھائی معاویہ شروع سے شام کے مورچہ پر تھے، اور اپنی محنت اور معاملہ فہمی کی بدولت برابر ترقی کی منزلیں طے کرتے رہے، یزید کی وفات کے وقت وہ قیساریہ فتح کر چکے تھے۔ حضرت عمر نے ان کی کاردانی اور کارگذاری سے متاثر ہو کر یزید کے بعد ان کو شامی افواج کا کمانڈر ان چیف مقرر کیا۔[2] اس حیثیت سے انھوں نے مرکز کے زیر ہدایت ان

[1] فتوح اعثم صفحہ ۲۶۱ [2] (فتوح البلدان، بلاذری، مصر صفحہ ۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹ و طبری، مصر ۴/۲۰۲)

ساحلی شہروں کو زیر نگیں کیا جو ہنوز رومی تصرف میں تھے۔]

"تم کو معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کو سربلند اور معزز کیا، اور مشرکوں کو خوار کر کے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔ پیغمبر خدا نے اپنی اُمت سے شام اور دوسرے ملکوں کی فتح کی جو پیش گوئی کی تھی اور جباروں کے خزانوں اور مال ومتاع کے حصول کی جو بشارت دی تھی وہ پوری ہوئی۔

(۲) ان فتوحات میں خاص طور پر قیساریہ کو اہمیت حاصل ہے جس کی نظیر مضبوطی اور قلعہ بندی میں سارے شام میں نہ تھی، اور جس کو رومی ناقابلِ تسخیر خیال کرتے تھے۔

(۳) اب غزّہ اور عسقلان (بندرگاہ) کے ضلعوں اور متعلقہ بستیوں کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔

(۴) رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ تم شام میں فتوحات حاصل کروگے، میں تم کو دو دلہنوں کی فتح کی بشارت دیتا ہوں یعنی غزّہ اور عسقلان، آپ نے فرمایا کہ وہ وقت دور نہیں جب بہت سے مسلمان ساحل سمندر پر آباد ہوں گے، تم کو چاہیئے کہ عسقلان میں جو ایک عمدہ ساحلی شہر ہے فروکش ہو، آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جب مشرق ومغرب میں خانہ جنگیاں شروع ہوں اور شہروں اور قریوں میں رہائش دشوار ہو جائے تو تم کو عسقلان میں آباد ہونا چاہیئے، نیز یہ کہ ہر چیز کا ایک عمدہ حصہ ہوتا ہے اور شام کا عمدہ شہر عسقلان ہے۔

(۵) خط کا مضمون پڑھ کر بلاتاخیر عسقلان پر چڑھائی کردو، اور اس کو اور اس کے مضافات کو رومی اقتدار سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کرو، امید ہے کہ یہ نفیس شہر اور متعلقہ بستیاں خدائے برتر تمہارے ہاتھوں فتح کرائے گا۔

(۶) عسقلان پہنچ کر ہر روز وہاں کے حالات و وقائع سے مجھ کو مطلع کرتے رہو، والسلام"[1]

---

[1] (فتوح اعثم کوفی ص۱۶۱)

۴۳- معاویہ بن ابی سفیان کے نام

[معاویہ جب شام کے ساحلی مقام (عکّا، صُور، صیدا، یافا وغیرہ) فتح کر چکے تو مرکز کو لکھا کہ اگر اجازت ہو تو جزیرۂ قبرُس پر چڑھائی کردوں۔ قبرُس ساحلِ شام سے اتنا قریب ہے کہ وہاں کے پرندوں کی چہچاہٹ سنائی دیتی ہے، جزیرہ بہت زرخیز اور قدرتی نعمتوں سے مالامال ہے، بہت سے اقسام کے میوے اور پھل وہاں ہوتے ہیں اور اس پر قبضہ کرنا بھی آسان ہے۔ حضرت عمر نے مصر کے گورنر عمرو بن عاص سے سمندری سفر کے بارے میں رائے لی تو انھوں نے خطرات کا مہیب نقشہ کھینچا اور فوج کشی کی مخالفت میں رائے دی تو حضرت عمر نے معاویہ کو ذیل کا خط لکھا۔]

" تم کو معلوم ہو کہ خدا نے اُمّت محمدؐ کی بہبودی اور غم غواری کا بار میرے کندھوں پر رکھا ہے، اس بار سے عہدہ برآ ہونے کے لئے میں ہر وقت خدا کی مدد کا محتاج اور طالب ہوں، میں کسی طرح مناسب نہیں سمجھتا کہ ان کو سمندر کے خطروں میں مبتلا کروں اور ان کو کشتیوں پر سوار کر کے جزیرۂ قبرُس پر چڑھائی کی اجازت دوں۔

(۲) تاہم مزید اطمینان کے لئے میں نے اس معاملہ میں استخارہ کیا اور اُن لوگوں کی رائے معلوم کی جو سمندر کے حالات سے واقف ہیں اور سمندری سفر کا تجربہ رکھتے ہیں، ان کی رائے یہی ہے کہ اس خطرناک اقدام سے اجتناب کیا جائے۔

(۳) لہٰذا تم قبرُس پر چڑھائی کا خیال چھوڑ دو اور پھر کبھی سمندری جہاد کے باب میں خط وکتابت نہ کرنا۔ والسلام[1]

۴۴- معاویہ بن ابی سفیان کے نام

قضاء (فیصلۂ مقدمات) کے بارے میں تم کو خط لکھتا ہوں جس میں محض تمہاری خیراندیشی

---

[1] (فتوح اعثم صـ۶۲)

کا جذبہ کارفرما ہے۔ پانچ باتیں گرہ میں باندھ لو دنیا میں بھی سرخرو رہوگے آخرت میں بھی۔

(۱) جب مدعی اور مدعیٰ علیہ کوئی مقدمہ لے کر آئیں تو مدعی سے گواہ عادل طلب کرو اور مدعیٰ علیہ سے قطعی حلف لو۔

(۲) مظلوم کے ساتھ ہمدردی سے پیش آؤ تاکہ اس کی ہمت بڑھے اور زبان کھلے۔

(۳) پردیسی کے ساتھ التفات برتو، ورنہ وہ اپنا حق چھوڑ کر گھر لوٹ جائے گا اور اس کی حق تلفی کی ساری ذمہ داری تم پر ہوگی۔

(۴) مدعی اور مدعیٰ علیہ کو ایک نظر سے دیکھو۔

(۵) اگر صحیح فیصلہ تم کو نہ سوجھے تو دونوں کے درمیان صلح کرانے کی ہر ممکن کوشش کرو۔[۱]

---

[۱] عقد الفرید، مصر ج۱ یہ خط تھوڑے سے لفظی فرق کے ساتھ کئی کتابوں میں بیان ہوا ہے۔ ابو یوسف نے کتاب الخراج مصر، ص۱۱۷، اور ابن جوزی نے تاریخ عمر، مصر ص۱۳۲ پر اس کا مکتوب الیہ ابو عبیدہ بن جراح کو قرار دیا ہے، عقد الفرید میں اس کا مکتوب الیہ معاویہ کو بتایا ہے۔

تفسیر مظہری

عربی کی ایک لاجواب تفسیر

تفسیر مظہری اپنی غیر معمولی خصوصیات کے لحاظ سے بہترین تفسیر سمجھی گئی ہے، اس عظیم الشان تفسیر کے مطالعہ کے بعد تفسیر کی کسی کتاب کے مطالعہ کی ضرورت نہیں رہتی اس میں وہ سب کچھ ہے جو دوسری تفسیروں میں پھیلا ہوا ہے، اور اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے، مدلول کلام الٰہی کی تسہیل و تفہیم تاریخی واقعات کی تحقیق و تدقیق، احادیث کے استقصار، احکام فقہی کی تفصیل و تشریح اور لطائف و نکات کی گلپاشی میں "تفسیر مظہری" کے درجہ کی کوئی کتاب عربی زبان میں موجود نہیں، امام وقت حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتیؒ کے کمالات علمی کا یہ عجیب و غریب نمونہ ہے۔ الحمد للہ کہ اب اس بے مثال تفسیر کی تمام جلدیں طبع ہو چکی ہیں۔ قیمت تا بحد امکان کم سے کم رکھی گئی ہے، پوری کتاب کی دس ضخیم جلدیں ہیں۔

ھدیہ غیر مجلد :- جلد اول سات روپے، جلد ثانی سات روپے، جلد ثالث آٹھ روپے، جلد رابع پانچ روپے، جلد خامس سات روپے، جلد سادس آٹھ روپے، جلد سابع سات روپے، جلد ثامن سات روپے جلد تاسع پانچ روپے، جلد عاشر پانچ روپے۔ ہدیہ کامل چھیاسٹھ روپے، رعایتی ساٹھ روپے۔